قرآن کریم کی تلاوت اس میں غور وفکر اور اس پر عمل کی فضیلت وثواب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ، هُدًى وَرَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: (الم* ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ)[1].

رفیقانِ ملت قرآنیہ! میرے مؤمن بھائیو! بلاشبہ قرآن کریم ربُّ العالمین کا کلام ہے اور یہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ایسی کتاب ہے جو حقیقت کو واضح کردینے والی ہے اسکی یہ شان ہے، (نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ)[2] روح الامین اس کو لیکر اترے ہیں یعنی حضرت جبریل علیہ السلام اللہ ربُّ العزت کی طرف سے اس کو لیکر ہمارے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے ہیں خدائے عزّوجلّ نے قرآن کے مرتبے کی عظمت پر قسم کھائی ہے اور قسم کھاکر اس کے درجات کی بلندی بیان کی ہے چنانچہ

(١) البقرة: ١-٢.
(٢) الشعراء: ١٩٢.

ارشاد ہے:(فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ* وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ* إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ* فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ)[1] قسم ہے ان جگہوں کی جہاں ستارے گرتے ہیں اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ یہ بہت باوقار قرآن ہے جو ایک پوشیدہ اور محفوظ کتاب میں (پہلے سے) درج ہے اللہ جَلّ جَلالُہ نے قرآن مجید کو بڑی اعلیٰ صفات اور عظیم خصوصیات سے نوازا ہے چنانچہ اس کی ایک صفت مُبین ہے باری تعالیٰ کا فرمان ہے:(تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ)[2]. یہ ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جو حقیقت کو کھول دینے والی ہے یعنی غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس کے معانی واضح ہیں اور تدبر کرنے والوں کے لیے اس کی آیتیں بالکل عیاں ہیں کلامُ اللہ انتہائی فصیح زبان اور مکمل ومدلل عبارت میں اترا ہے[3] قران کریم لوگوں کیلئے ان کے دینی و دنیاوی معاملات کو واضح کرتا ہے ان کو اپنے کردار واخلاق آراستہ کرنے کی دعوت دیتا ہے اور ایسے امور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جن میں لوگوں کی بھلائی اور سعادت مندی ہے پس والدین کے ساتھ لوگوں کے تعلقات

---

(١) الواقعة: ٧٥-٧٨.
(٢) يوسف: ١.
(٣) تفسير ابن كثير: (٢١٨/٧)، تفسير الخازن: (١٠٥/٤).

کواستوارکرتاہےاورانکےساتھ حسن سلوک کی تاکیدکرتا ہے:(وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا)[1] اور ہم نےانسان کو اسکے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے اسی طرح یہ قرآن کریم میاں بیوی کی باہمی محبت ومؤدت کو مضبوط کرتا ہے اور ان کویہ خوش خبری دیتا ہے:(وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً)[2] اوراللہ نے تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا فرمائی، ایسے ہی معاشرے کے ساتھ امانت داری اور عمدہ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:(إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا)[3] بے شک اللہ تعالی تم لوگوں کو اس کا حکم فرماتا ہے کہ امانتوں کو انکے حقداروں تک پہونچادوالغرض قرآن کریم زندگی کے تمام پہلوؤں میں ہمارا ساتھ دیتا ہے پس وہ ہمارے لئے بہترین اور مثالی طریقہ پیش کرتا ہےاور عمدہ اخلاق وسلوک کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے.

قرآن کریم سے خصوصی تعلق رکھنے والو! یقیناًقرآن کریم میں ایسی حلاوت وطمانیت ہے کہ تلاوت کرنے والے اس سے سیر نہیں ہوتے اور اس کی

---

(۱) الأحقاف: ۱۵.
(۲) الروم: ۲۱.
(۳) النساء: ۵۸.

قرأت کرنے والے اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے کماحقہ قرآن کی تلاوت کرنے سے اعضاء وجوارح پر خشوع وخضوع طاری ہوجاتا ہے اور دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے باری تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: (اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ)[1] اللہ تعالی نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے ایک ایسی کتاب جو باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے اپنے رب سے ڈرنیوالوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر انکے بدن اور دل نرم ہوکر اللہ کے ذِکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یا اللہ! یا کریم ! قرآن عظیم سے ہم کو دین ودنیا کا نفع دیدے اور اس کو ہمارے لئے نور وہدایت اور سراپا خیر ورحمت بنادے نیز ہم سبکو عبادت و اطاعت کی توفیق دیدے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

---

(١) الزمر: ٢٣.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَأَمَرَنَا بِتِلَاوَتِهِ وَوَعَدَنَا بِالْأَجْرِ الْمُضَاعَفِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

کلامُ اللہ کی تعظیم وتوقیر کرنے والو! خدائے عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں غوروفکر کی دعوت دی ہے تاکہ ہم اسکی مراد کو سمجھیں اسکے مقاصد کا ادراک کریں اس کی دقیق حکمتوں سے اوراس کے معانی کے خزانوں سے واقف ہوں: (كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ)[1] یہ ایک بابرکت کتاب ہے جسکو ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کی ہے تاکہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اورعقل والے نصیحت حاصل کریں، قرآن کریم کی مراد سمجھنے کے بعد ہم اس پر عمل کریں اور قرآنی اخلاق سے اپنے کو آراستہ کریں تاکہ ہم اجروثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہوں اور ہمیں قرآن مجید کی شفاعت حاصل ہو نبی کریم ﷺ نے ہمیں بشارت دی ہے: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ»[2]. قرآن کو پڑھاکرو کیونکہ وہ

---

(١) ص: ٢٩.
(٢) مسلم: ٨٠٤.

قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع اور سفارشی بنکر آئے گا، ان فضائل کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں ہم قرآن کریم کی رفاقت ومصاحبت کے خواہشمند رہیں پس اس کے تقاضوں پر عمل کریں اور حسب سہولت اس کی تلاوت کرتے رہیں نیز اس کے معانی میں غور وفکر کرتے رہیں کیونکہ یہ مؤمن کے نامۂ اعمال کیلئے سب سے بڑا ذخیرہ ہے اور اس کی آخرت کیلئے سب سے عظیم سرمایہ ہے: (وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)(١). اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرۂ آخرت بناکر) بھیجدوگے اسکو اللہ کے پاس پہونچکر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاوگے بے شک اللہ تعالی بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے، آخر میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمین: قرآن کریم کو ہمارے قلوب کی شادابی اور دلوں کا نور بنا دے ہمیں رات دن ہر وقت اپنی مرضی کے مطابق قرآن کی تلاوت کی توفیق عطا فرما اس میں غور وفکر کی اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ:

(١) المزمل: ٢٠.

أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاكْلَأْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خليفة بن زايد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِيهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.